قربانی سے پہلے جانور کا دودھ پینے کا کفارہ

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12943

تاریخ اجراء: 21 محرم الحرام 1445ھ/09 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ نے قربانی کے لیے بکری خریدی اور قربانی کرنے سے پہلے ہی اس بکری کا دودھ خود بھی پیا اور گھر والوں کو بھی پلایا۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں ہندہ کے لیے کیا حکم ہے؟ اگر اس پر صدقہ کرنا لازم ہے تو اس صدقے کا مصرف کیا ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس جانور پر قربانی کی نیت کر لی جائے تو ذبح سے پہلے اُس جانور کے کسی بھی جزء سے ذاتی منفعت حاصل کرنا، جائز نہیں، کیونکہ وہ جانور اپنے تمام اجزاء کے ساتھ قربت کے لئے متعین ہو چکا ہے۔ یہ قربت اُسی وقت حاصل ہو گی جب اللہ عزوجل کے نام پر اُس جانور کا خون بہایا جائے، لہذا جب تک جانور سے یہ اصل غرض حاصل نہ ہو جائے تب تک اس سے ہر قسم کا انتفاع مکروہ و ممنوع ہے۔ اگر کسی شخص نے خلافِ شرع کوئی ناجائز تصرف اُس جانور میں کر ہی لیا تو اُس پر لازم ہے کہ وہ اُس جانور سے حاصل ہونے والی چیز کو صدقہ کرے۔

لہذا پوچھی گئی صورت میں ہندہ نے قربانی کی بکری کا دودھ پی کر اُس قربانی کی بکری کے جزء سے ذاتی فائدہ حاصل کیا ہے جو کہ شرعاً ممنوع تھا، لہذا اب ہندہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس ناجائز فعل سے توبہ بھی کرے اور جتنا دودھ اُس نے استعمال کیا ہے، حساب لگا کر اتنا دودھ یا پھر اُس دودھ کی جو رقم بنتی ہے، اتنی رقم کسی بھی شرعی فقیر مستحقِ زکوۃ پر صدقہ کرے۔

قربانی کا جانور اپنے تمام اجزاء کے ساتھ قربت کے لیے متعین ہو جاتا ہے لہذا اُس کے کسی بھی جزء سے منفعت حاصل کرنا حلال نہیں۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: ”ولو اشترى شاة للأضحية يكره أن يحلبها أو يجز صوفها فينتفع به؛ لأنه عينها للقربة فلا يحل له الانتفاع بجزء من أجزائها قبل إقامة

القربة بها۔۔۔۔ولو حلب اللبن من الأضحية قبل الذبح أو جز صوفها يتصدق به، ولا ينتفع به، كذا في الظهيرية۔" یعنی اگر کسی شخص نے قربانی کے لیے بکری خریدی تو اس کے لیے مکروہ ہے کہ وہ اس بکری کا دودھ دوہے یا اس کی اون کاٹ کر اس سے نفع اٹھائے، کیونکہ وہ جانور قربت کے لیے متعین ہو چکا ہے پس اس کے اجزاء میں سے کسی جزء کے ساتھ قربت قائم ہونے سے قبل نفع اٹھانا حلال نہیں۔۔۔اور اگر اس نے ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کا دودھ دوہ لیا یا اس کی اون کاٹ لی تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسے صدقہ کرے اور اس سے کوئی نفع نہ اٹھائے، جیسا کہ ظہیریہ میں مذکور ہے۔(الفتاوی الھندیة، کتاب الاضحیة، ج 05، ص 301-300، دار الفکر، بیروت، ملتقطاً)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:"(ویکرہ الانتفاع بلبنها قبله) کما فی الصوف، ومنهم من اجاز هما للغنی لوجوبها فی الذمة فلا تتعین۔زیلعی۔" یعنی ذبح سے قبل قربانی کے جانور کے دودھ سے نفع حاصل کرنا مکروہ ہے جیسا کہ اون سے نفع حاصل کرنا مکروہ ہے۔البتہ بعض فقہاء نے ان دونوں (اون کاٹنے اور دودھ دوہنے) کو غنی کے لئے جائز قرار دیا ہے، کیونکہ اس کے ذمہ مطلقاً کسی بھی جانور کی قربانی کر دینا واجب ہے خاص وہی جانور غنی کے حق میں متعین نہیں،"زیلعی"۔

(لوجوبها فی الذمة فلا تتعین) کے تحت رد المحتار میں ہے:"والجواب ان المشتراة للاضحية متعينة للقربة الی ان یقام غیرها مقامها فلا یحل له الانتفاع بها مادامت متعينة، ولهذا لا یحل له لحمها اذا ذبحها قبل وقتها۔" ترجمہ:"اس کا جواب یہ ہے کہ غنی بھی جو جانور قربانی کی نیت سے خریدے تو وہ جانور قربت کے لئے متعین ہو جاتا ہے یہاں تک کہ غنی اس کی جگہ کسی دوسرے کو متعین نہ کر دے۔لہذا جب تک جانور متعین ہے تب تک اس سے نفع حاصل کرنا حلال نہیں۔یہی وجہ ہے کہ اگر غنی قربانی کے جانور کو وقت سے پہلے ذبح کر دے تو اس کا گوشت غنی کے لئے حلال نہیں ہوتا۔"(رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الاضحیة، ج 09، ص 544، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں:"ان اصل القربة فی الاضحية انما تقوم باراقة الدم لوجه اللہ تعالی **فما لم یرق لا یجوز الانتفاع بشیء منه حتی الصوف واللبن وغیر ذلک**، لانه نوی اقامة القربة بجمیع اجزائها" یعنی قربانی میں اصل کارِ ثواب اللہ عزوجل کے لئے خون بہانا ہے، تو جب تک جانور کا خون نہ بہایا جائے اس کی کسی بھی چیز سے یہاں تک کہ اس کی اون، دودھ اور اس کے علاوہ چیزوں سے نفع حاصل کرنا، جائز نہیں، کیونکہ اس نے اس جانور کے تمام اجزاء سے قربت قائم کرنے کی نیت کی ہے۔(فتاوی رضویہ، ج 20، ص 512-511، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اگر دودھ استعمال کرلیا تو اُس کی مثل یا قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ محیطِ برہانی میں ہے: ”یکرہ لہ أن یحلب الأضحیۃ، ویجز صوفھا قبل الذبح، وینتفع بہ؛ لأن الحلب والجز یفوّت جزءاً منھا، وقد التزم التضحیۃ بجمیع أجزائھا، فلا یجوز لہ أن یحبس شیئاً منھا، فإن فعل ذلك تصدق بھا۔۔۔۔ قال البقالي في «کتابہ»: **وما أصاب من لبنھا تصدق بمثلہ أو قیمتہ۔**“ یعنی ذبح سے قبل جانور کا دودھ دوہنا یا اس کی اون کاٹ کر اس سے نفع اٹھانا مکروہ ہے کیونکہ دودھ نکالنے اور اون کاٹنے سے جانور کے ایک جزء میں کمی پیدا کرتے ہیں حالانکہ اُس جانور کے تمام اجزاء کو قربان کرنے کا التزام کیا ہے تو اُس جانور میں سے کسی چیز کو روکنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے ایسا کرلیا تو وہ اسے صدقہ کرے۔۔۔۔۔ "بقالی علیہ الرحمہ" نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ اس شخص نے جتنا دودھ استعمال کیا، اتنا دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔ (المحیط البرھانی، کتاب الاضحیۃ، ج06، ص94-95، دار الکتب العلمیۃ، ملتقطاً)

بدائع الصنائع میں ہے: ”فإن حلب تصدق باللبن لأنہ جزء من شاۃ متعینۃ للقربۃ ما أقیمت فیھا القربۃ فکان الواجب ھو التصدق بہ“ یعنی اگر کسی شخص نے قربانی سے پہلے ہی جانور کا دودھ دوہ لیا تو وہ اس دودھ کو صدقہ کرے، کیونکہ یہ دودھ اس بکری کا جزء ہے جو قربت کے لیے متعین ہے حالانکہ اب تک اس سے قربت قائم نہیں کی گئی، لہذا واجب ہے کہ اس دودھ کو صدقہ کیا جائے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الاضحیۃ، ج05، ص78، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کے بال اپنے کسی کام کے لئے کاٹ لینا یا اس کا دودھ دوہنا مکروہ و ممنوع ہے اور قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اجرت پر دینا، غرض اس سے منافع حاصل کرنا منع ہے۔ اگر اس نے اون کاٹ لی یا دودھ دوہ لیا تو اسے صدقہ کردے اور اجرت پر جانور کو دیا ہے تو اجرت کو صدقہ کرے اور اگر خود سوار ہوا یا اس پر کوئی چیز لادی تو اس کی وجہ سے جانور میں جو کچھ کمی آئی اتنی مقدار میں صدقہ کرے۔“ (بہار شریعت، ج03، ص347، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net